REGD. NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ : الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

یکم ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۳ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ یکم اگست۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مغربی پاکستان کے خصوصی دورہ پر راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ربوہ سے گزرے

اہل ربوہ کی طرف سے ریلوے سٹیشن پر شایان شان استقبال اور نہایت پُرخلوص الوداع

صدر مملکت کی خدمت میں پھولوں کے ہار پیش کرنے کے علاوہ آپ پر پھول بھی نچھاور کئے گئے

ربوہ ۲ اگست ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مغربی پاکستان کے خصوصی دورہ پر جناب ایکسپریس کے ذریعہ راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے کل صبح پونے نو بجے کے قریب ربوہ سے گزرے۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے زیر اہتمام اہل ربوہ نے ریلوے اسٹیشن پر ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر اور پُرجوش قومی نعرے لگا کر صدر مملکت کا شایان شان استقبال کیا۔ اور تین منٹ کے مقررہ وقفہ کے بعد گاڑی روانہ ہوئے پر آپ کو نہایت محبت اور خلوص کے ساتھ الوداع کہا۔ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے آپ کی خدمت میں پھولوں کے ہار پیش کرنے کے علاوہ آپ پر بکثرت پھول بھی نچھاور کئے گئے۔ آپ نے سیلون کے دروازے میں کھڑے ہو کر اہل ربوہ کے پُرجوش نعروں اور محبت و خلوص کے والہانہ اظہار کا ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔ نیز ٹاؤن کمیٹی اور بنیادی جمہوریتوں کے اراکان سے مختصر گفتگو بھی فرمائی۔

ٹاؤن کمیٹی نے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے صدر مملکت کے استقبال کے جملہ انتظامات ایک روز قبل ہی مکمل کر لئے تھے۔ اور ربوہ کے شہریوں کو صبح ۸ بجے تک ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو جانے کی ہدایت کر دی گئی تھی۔ اہل ربوہ صبح سات بجے سے ہی ریلوے اسٹیشن پر پہنچنے شروع ہو گئے آٹھ بجے تک اسٹیشن کا پلیٹ فارم اور اسٹیشن کی نو تعمیر شدہ عمارت کے برآمدے اور ویٹنگ ہال زائرین سے پوری طرح بھر چکے تھے اور یوں نظر آتا تھا جیسے

صدر مملکت کو خوش آمدید کہنے والا سارا شہر امڈ آیا تھا۔ یہ سب احباب ایک خاص نظام کے ماتحت قطار در قطار کھڑے صدر مملکت کی آمد کے منتظر تھے۔ پہلی دو قطاریں ٹاؤن کمیٹی کے ممبران، ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ پاکستان، وکلاء صاحبان تحریک جدید اور غیر ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین کرام کے لئے مخصوص تھیں

جونہی گاڑی سٹیشن پر آ کر رکی اور صدر مملکت اپنے سیلون کے دروازے میں آ کر کھڑے ہوئے ٹاؤن کمیٹی کے ممبران اور ناظر و وکلاء صاحبان آپ کے استقبال کے لئے آگے بڑھے اور جملہ احباب نے یک زبان ہو کر نہایت بلند آواز سے آپ کو السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد اھلاً و سھلاً و مرحباً کا پُرجوش نعرہ بلند ہوا۔ لیڈ علی الترتیب پاکستان پائندہ باد، صدر مملکت زندہ باد، آئین نو زندہ باد، اور ہمارا محبوب قائد زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے اسٹیشن اور اس کے ارد گرد کا سارا علاقہ گونج اٹھا

اس دوران میں صدر مملکت سیلون کے دروازہ میں کھڑے ہو کر مسکرا مسکرا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر محبت و خلوص کے اس والہانہ اظہار کا جواب دیتے رہے۔ اس اثناء میں مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ممبر ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے آگے بڑھ کر ٹاؤن کمیٹی اور اہل ربوہ کی طرف سے صدر مملکت کی خدمت میں پھولوں کے ہار پیش کئے۔ آپ نے ازراہ تلطف قبول کرتے ہوئے انہیں ہاتھ میں لینے کے بعد سونگھا۔ اس کے بعد آپ نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مبلغ اسلام مکرم محمود احمد صاحب چیمہ بخیریت ہمبورگ پہنچ گئے

ہمبورگ و بذریعہ ڈاک) احمدیہ مشن مغربی جرمنی کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مورخہ ۲۷ جولائی کو کراچی سے بخیریت ہمبورگ پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کرنے والوں میں مشہور خبر رساں ایجنسی Keystone International کے ہمبورگ برانچ کے ڈائرکٹر بھی شامل تھے انہوں نے متعدد فوٹو لینے کے علاوہ مکرم چیمہ صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چیمہ صاحب کی مغربی جرمنی میں آمد کو جرمن مشن کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور آپ کو خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم ربوہ ۲ اگست گزشتہ دو روز شدید گرمی اور حبس کے بعد گزشتہ رات ۹½ بجے کے قریب ہی آندھی آئی۔ اس کے بعد رات بھر ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔

گھٹیالیاں کالج (ضلع سیالکوٹ) کی گیارھویں کلاس کا نتیجہ

گھٹیالیاں ہائر سیکنڈری سکول (ضلع سیالکوٹ) کی طرف سے امسال پہلی مرتبہ عزت ۲۸ طلباء نے ایف۔ اے پارٹ نمبر ۱ کا امتحان دیا تھا جن میں سے ۱۲ طلباء کے متعلق اطلاع موصول ہو چکی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہیں۔ دو طلباء کے متعلق نتیجہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس طرح نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۲.۷ فیصدی رہا ہے۔ چونکہ ابھی تفصیلی نمبر موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے مکمل وار نتیجہ بعد میں شائع کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس نئے ادارے کے راستہ سے تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین

احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ امسال گھٹیالیاں ہائر سیکنڈری سکول کی میٹرک کلاس کا نتیجہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۱ فیصدی رہا ہے۔ پرنسپل گھٹیالیاں کالج ضلع سیالکوٹ

ایڈیٹر انچارج : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۳ راگست ۶۲ء

ذمیوں کو تبلیغ کا حق

ایک سوال اور اس کا جواب

شہاب ۲۹ رجولائی ۱۹۶۲ء میں ایک سوال اور اس کا مدیر شہاب کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

ذمیوں کو تبلیغ کا حق

"کیا ایک مثالی اسلامی نظام میں آپ ذمیوں کو بھی انکے مذہب کی تبلیغ واشاعت کے وہی حقوق دیں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہوں گے اور اگر ذمیوں کے اس حق پر پابندی عائد کر کے محض مسلمانوں کے لئے ہی یہ حق مخصوص کرتے ہیں تو کیا یہ ذمیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا اعتراف شکست نہ ہوگا؟"

عبدالحفیظ چیمہ بلیڈر۔ لائل پور

ذمیوں کو اسلامی نظام میں صرف یہ رعائت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں ان کی عبادت گاہوں کا تحفظ کیا جائے گا۔ ان کے جان ومال اور آبرو کی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی مگر ان کو مسلمانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق نہیں دیا جائے گا۔ اسلامی حکومت کسی خاندانی یا جغرافیائی اساس پر تشکیل نہیں پاتی یہ ایک نظریاتی حکومت ہے اور کوئی بھی نظریاتی حکومت اپنی بنیادوں کے خلاف تبلیغ واشاعت کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ہوسکتی۔ موجودہ حکومتوں کے نظریات وقوانین ہمارے اپنے ذہنوں کی پیداوار ہیں۔ مگر ہم ان قوانین کے خلاف تبلیغ کرنا باغیانہ جسارت قرار دیتے ہیں تو اسلامی حکومت جو آسمان سے نازل شدہ مقدس اصولوں پر قائم ہے وہ کیسے اس چیز کو برداشت کرسکتی ہے۔

البتہ ذمیوں کو اس کی اجازت ہوگی کہ اگر ان کو کتاب وسنت کی کسی دفعہ پر کوئی اشکال ہو یا مسلمانوں کے عقائد ونظریات میں کوئی شبہ ہو تو وہ اسے علمائے اسلام کے سامنے پیش کر کے اپنے شبہات زائل کرنے کی کوشش کریں۔ اس قسم کے مذاکرے اور مناظرے خلفائے اسلام کے زمانے میں ہوتے رہے ہیں۔ جن میں علماء نے غیرمسلموں کے شبہات کے جواب دئے ہیں اور اس کے نتیجے میں غیرمسلم فاضلوں کو اپنی شکست اور دلائل اسلام کی قوت کا اعتراف کرنا پڑا۔ ہے۔" ہفت روزہ "شہاب" ۲۹/۷/۶۲ صفحہ ۱۷)

سوال کے آخر میں یہ پوچھا گیا تھا کہ

"اگر ذمیوں کے اس حق (تبلیغ ناقل) پر پابندی عاید کر کے محض مسلمانوں کے لئے ہی یہ حق مخصوص کرتے ہیں تو کیا یہ ذمیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا اعتراف شکست نہ ہوگا؟"

افسوس ہے کہ شہاب کے مولوی صاحب نے سوال کے اس حصہ کا کوئی جواب نہیں دیا کیا اس کا یہ مطلب سمجھا جائے کہ مولوی صاحب کے نزدیک مسلمانوں کے "اعتراف شکست" کی انہیں کوئی پروا نہیں انہیں تو صرف اپنا فتویٰ دینا ہے اور بس۔

اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب ایک طرف تو اس بات کے شکوہ سنج ہیں کہ جب سے پاکستان بنا ہے عیسائیوں کی تبلیغ پہلے سے زیادہ موثر ہوگئی ہے اور مسلمان دھڑا دھڑ عیسائی ہورہے ہیں تو دوسری طرف یہی مولوی صاحب پاکستان میں بزعم خود اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ جب چاہیں گے ذمیوں کے حق تبلیغ پر پابندی لگوا کر نہ صرف عیسائیوں کی تبلیغ بند کر دیں گے بلکہ جو مسلمان عیسائی ہوچکے ہیں ان کو مرتد قرار دے کر قتل فرما دیں گے اور نہ صرف پاکستان ہی میں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو جائے گا۔

کہتے ہیں کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر ہوتا ہے۔ آج ہم اسلام کی جو یہ حالت دیکھ رہے ہیں اور ہر طرف اس کا جو بدنامی ہورہی ہے کہ یہ دین تلوار کے زور سے پھیلا ہے اس میں شاید دشمنان اسلام کا اتنا قصور نہیں ہے جتنا کہ اسلام کے ان نادان دوستوں کا قصور ہے۔

بات یہ ہے کہ ہمارے یہ اہل علم حضرات آپ تو عیسائیوں کا مقابلہ کر نہیں سکتے مگر اس کا سارا بوجھ حکومت پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ زبردستی عیسائیوں کی تبلیغی مساعی کو بند کر دے۔ کہیں یہ مطالبہ ہے کہ عیسائی مشنوں پر حکومت قبضہ کرلے اور کہیں یہ کوشش ہے کہ عیسائی سکولوں میں اسلام کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے اور عیسائی تعلیم کی ممانعت کر دی جائے۔ ان کے ہسپتال اور خدمت خلق کے ادارے چھین لئے جائیں اور حالت یہ ہے کہ گاؤں کی مسجد میں مولوی صاحبان براجمان ہیں اور عوام کی خیرات پر گزارہ کرتے ہیں۔ مگر اسلام سے خود اتنے ناواقف ہوتے ہیں کہ کوئی عیسائی پادری گاؤں میں آجائے اور ارد گرد کے خاکروبوں وغیرہ پنچ قوم کے لوگوں کو عیسائی بنالے تو ان کے کانوں کان خبر نہیں ہوتی یہ ٹھیک ہے کہ عیسائی لالچ وغیرہ سے بعض غریب مسلمانوں کو بھی ورغلا لیتے ہیں اور ہسپتالوں میں بھی تبلیغ کرتے ہیں مگر اس میں کس کا قصور ہے؟ کہنے کو تو یہ مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ عیسائیت مشرکانہ دین ہے۔ اور عقل کے بھی خلاف ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا انہوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں خلوص دلی سے کبھی خدمت خلق کا خود کوئی کام کیا ہے۔ کیا یہ مولوی صاحبان اگر کوشش کریں اور خلوص دلی سے کام لیں تو اپنے اپنے علاقوں میں خدمت خلق کے ادارے قائم نہیں کرسکتے؟ بیاہ شادیوں میں نہیں بلکہ "ختم" وغیرہ کی رسومات میں تو مسلمان لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں مگر "خدمت خلق" کے لئے ان کے پاس نہ تو وقت ہوتا ہے اور نہ روپیہ۔

عیسائی مشنوں پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ کہاں سے آتا ہے یہ روپیہ کوئی حکومتیں ان کو نہیں دیتیں بلکہ عوام دیتے ہیں۔ امراء دیتے ہیں۔ غرباء دیتے ہیں یہ نہیں کہ ہمارے ملک میں مخیّر لوگ نابود ہیں۔ ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب ان سے قومی کاموں کیلئے روپیہ طلب کیا جائے تو وہ بڑی خوشی سے قربانیاں کرتے ہیں، لیکن ہمارے اہل علم حضرات نہ تو منظم طور پر اور نہ خلوص دلی سے کام کرتے ہیں بلکہ جس کے ہاتھ روپیہ آتا ہے۔ وہ ہضم کر جاتا ہے۔

پھر بعض اہل علم حضرات نے اس ضمن میں یہ بھی گلہ کیا ہے کہ حکومت نے عیسائی پادریوں کو بڑی بڑی رعائتیں دے رکھی ہیں چنانچہ ایک ماہنامہ کے مشہور مولوی ایڈیٹر تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ دونوں قسم کے ادارے ہمارے ملک میں ایک طرف تو بیرونی روپے سے چل رہے ہیں اور دوسری طرف ہماری اپنی حکومت ہر طرح ان کی امداد کر رہی ہے ان کو گرانٹ دی جاتی ہے ان کو زمینیں دی جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رعائتیں کی جاتی ہیں جو خود مسلمانوں کے مذہبی اداروں کے ساتھ کبھی نہیں کی گئیں۔ اور ان کے محافظین اس سوال سے بالکل آنکھیں بند کرلی گئی ہیں کہ باہر سے آنیوالا یہ روپیہ جو ان اداروں پر خرچ ہورہا ہے اور غیرممالک کے مشنری ہمارے شہروں اور دیہات میں پھیل کر اس روپے سے جو کام لے رہے ہیں اسکے پیچھے خالص دینی تبلیغ کے علاوہ اور کیا اغراض کارفرما ہیں۔ اسکے صاف معنی یہ ہیں کہ ہمارے اپنے ہی حکمران مذہبی رواداری کے تمام معقول حدود سے تجاوز کر کے اس بات پر نہ صرف راضی ہیں بلکہ اس میں خود مددگار بن رہے ہیں کہ دوسرے لوگ روپے کے زور سے مسلمانوں کے ایمان خرید لیں۔

مسیحی پادریوں کے اثر ورسوخ کا یہ حال ہے کہ آج ہمارے دیہاتی علاقوں میں غیرمسیحی عوام کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لئے کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے لیکن ہر جگہ مسیحی برادری کا پشت پناہ ایک پادری موجود ہے جو تھانے سے لیکر سکرٹری ایٹ تک ہر درجے اور مرتبے کے حکام سے مسیحیوں کو نہ صرف انصاف دلواتا ہے بلکہ ان کے لئے بے جا رعائتیں تک حاصل کرلیتا ہے مسلمانوں کے کسی عالم کو ان حاکموں کی بارگاہوں میں وہ رسائی حاصل نہیں ہے جو عیسائی پادریوں کو حاصل ہے۔ مسلمان علماء ان حکام کی نگاہوں میں ویسے ہی ذلیل وخوار ہیں جیسے انگریز حاکموں کی نگاہ میں کبھی تھے۔ مگر مسیحی پادری ان کا بھی اسی طرح "فادر" ہے جس طرح انگریز حاکموں کا تھا۔ یہ ایک اور سبب ہے جس کی بنا پر دیہات کے بے سہارا لوگ اپنے آپ کو پولیس یا زمینداروں اور با اثر غنڈوں کے ظلم سے بچانے کے لئے مسیحیت میں پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہورہے ہیں۔"

(ماہنامہ ترجمان القرآن جون ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۸۲/۱۸۵، ۵۶/۵۷)

ہم صرف قسم کے کئی ایک عذرات ان مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں جو ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے پیش کئے ہیں اپنی سعی کے متعلق اس سے پہلے آپ لکھتے ہیں:۔

"جن فتنوں کے پھیلنے کا زیادہ تر انحصار نشرو تبلیغ پر ہے ان کا مقابلہ تو بے شک نشرو تبلیغ سے کیا جاسکتا ہے اور اس کام میں دانستہ کوتاہی میں نے کبھی نہیں کی ہے لیکن جن فتنوں کو پھیلانے میں اقتدارات کی طاقت کارفرما ہو ان کے علاج کی کوئی صورت اس طاقت کی اصلاح یا تبدیلی کے سوا نہیں ہے ان کو محض نشرو تبلیغ سے نہیں روکا جاسکتا۔"

(ایضاً صفحہ ۱۸۲/۱۸۳، ۵۴/۵۵)

ان مولوی صاحب سے کوئی پوچھے کہ بالفرض اگر کوئی عیسائی قوم اسلامی حکومت پر تلوار سے ہلہ بول دے تو کیا آپ اس کا مقابلہ نہ کرنے کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

قرآنی حقائق و معارف

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت

کی

ایک ناقابل تردید دلیل

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۲)

پھر فرماتا ہے ولو شاء لجعله ساکناً اگر خدا تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت تیرے شامل حال نہ ہوتی اور تو خدا تعالیٰ کا سچا رسول نہ ہوتا تو چاہیئے تھا کہ تیرے سایہ کو بڑھانے اور اسے ترقی دینے کے بجائے خداتعالیٰ تیرے سایہ کو چھوٹا کر دیتا۔ پس کیا تو خداتعالیٰ کی اس مدد کو نہیں دیکھتا کہ وہ تیرے سایہ کو لمبا کرتا چلا جاتا ہے اور کیا تیرے منکروں اور دشمنوں کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ ہم کس طرح تیرے سایہ کو لمبا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر بعض ایسے سایے ہوتے ہیں جو اتفاقی حادثہ کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں اور گو وہ سائے بھی بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں۔ لیکن جس قدر وہ سائے ممتد ہوتے چلے جاتے ہیں صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ دنیوی ذرائع اور مادی سامان ان کو لمبا کرنے میں کام کر رہے ہیں الٰہی تائید اور نصرت کا اس میں ہاتھ نہیں مگر فرماتا ہے ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ تمہارا سایہ صرف لمبا ہی نہیں ہوا بلکہ ہم سورج کو بھی اس پر دلیل بنا رہے ہیں۔ یعنی ہر شخص کو نظر آ رہا ہے کہ یہ سایہ مصنوعی ذرائع سے پیدا نہیں ہوا۔ دنیا میں سایہ لیمپوں سے بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ایک درخت کے پیچھے لیمپ رکھ دو تو اس کا سایہ بن جائے گا۔ موم بتی جلا دو تب بھی سایہ بن جائے گا۔ مگر موم بتی اور لیمپ خدائی ذرائع نہیں انسانی ذرائع ہیں۔ لیکن سورج ایک ایسی چیز ہے جو محض خدائی ذریعہ ہے۔ پس فرماتا ہے ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ تیری ترقی الٰہی سامانوں اور نصرتوں کی وجہ سے ہے نہ کہ انسانی سامانوں اور مادی ذرائع کی وجہ سے۔ کیا دشمن اس بات کو دیکھتا نہیں کہ ایک طرف تیری ترقی پر ترقی ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف تیری ترقی مادی سامانوں اور انسانی ہاتھوں سے نہیں۔ بلکہ خدائی ہاتھ تجھ کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ تو ہمارا سچا رسول ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ ہم اس

سایہ کو کھینچ لیں گے۔ اور تین سو سال کے بعد اسلام پر زوال آنے لگے گا۔ مگر اس کے بعد پھر زمانہ بڑھے گا۔ جس کی حدیث الشمس نشود ۱میں خبر دی گئی ہے اور مسلمان سورج کے نئے طلوع کے ذریعہ سے بیدار ہونے لگیں گے۔ اس آیت کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں احمدیت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک سایہ ہے۔ ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو اور زیادہ ممتد کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہر تائید سماوی اور الٰہی نصرت جو ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ وہ صاف طور پر اس حقیقت کو واضح کر رہی ہے کہ ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ یہ سب کچھ خدائی نصرت اور تائید سے ہو رہا ہے۔ انسانی سامانوں سے نہیں ہو رہا۔ آخر وہ کونسی چیز ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کی اتباع کی ہے۔ یا کونسا مسئلہ ہے جس کے متعلق رائج الوقت خیالات کی اصلاح کرنے کی آپ نے کوشش نہیں کی۔ بیسیوں مسائل ہیں جن کے متعلق قرآنی تعلیم کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے موجودہ زمانہ کی رَو کے بالکل خلاف اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور لوگوں کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلایا ہے۔ موجودہ زمانہ میں اقتصادیات کی طرف لوگوں کا بہت بڑا رجحان ہے۔ چنانچہ کئی لوگ کہا کرتے ہیں کہ مذاہب کی آپس کی جنگ درحقیقت یونہی ہے اصل جھگڑا روٹی کا ہے۔ اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے۔ تو مذاہب کی جنگ بالکل ختم ہو جائے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انشورنس اور سود کو منع کر کے بظاہر لوگوں کے لئے روٹی کے سامان بالکل بند کر دیئے ہیں۔ اگر دنیا میں روٹی کا ہی جھگڑا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ اس تعلیم کی وجہ سے لوگ حضرت صاحب سے دور بھاگ جاتے اور کہتے کہ یہ شخص ہماری روٹی بند کرتا ہے۔ ہمیں سود سے منع کرتا ہے۔ ہمیں انشورنس سے روکتا ہے۔ ہمیں

ہر قسم کی ٹھگیوں اور دھوکا بازیوں سے مجتنب رہنے کی تعلیم دیتا ہے اور یہ چیز ایسی ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر ہوا یہ کہ اس تعلیم کے باوجود لاکھوں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کھنچے چلے آئے۔

دوسرے نمبر پر یہ زمانہ مذہبی آزادی کا ہے مسلمانوں کے قدیم سے قدیم خاندان بھی اسلامی ثقافت کو چھوڑتے چلے جاتے ہیں اور مذہب کے خلاف دنیا میں ایک عام رَو چل رہی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو مذہب کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ خداتعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری جماعت میں دوسروں سے زیادہ تعلیم ہے۔ پھر بھی وہ لوگ مذہب کی طرف دوسروں سے زیادہ توجہ کر رہے ہیں اور جماعت کے لیڈر ان کو اس میں زیادہ سے زیادہ پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر یہ زمانہ سٹرائیکوں کا ہے جتھے بنا بنا کر حکومتوں کے خلاف کھڑے ہو جانا یا مالکوں اور کارخانہ داروں اور استادوں وغیرہ سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے سٹرائیک کر دینا ایک عام بات ہے اور اسے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایک ضروری حربہ تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سٹرائیک سے بھی منع فرما دیا۔ مگر باوجود اس کے ہماری جماعت میں کثرت سے طلباء اور گورنمنٹ سروس کے نوجوان داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ سٹرائیکوں میں طلباء اور نوجوانوں کا ہی زیادہ تر دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح مزدور پیشہ لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ بظاہر ان کے مفاد کے خلاف حکم دیا گیا تھا۔

غرض فرماتا ہے ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ تمہاری ترقیات جس قدر ہونگی انسانی تدابیر سے باہر ہونگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مادی تدابیر نہیں کی جائیں گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ مادی تدابیر کے سامان بھی خداتعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ تم نہیں کہتے

پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداتعالیٰ نے ایک سایہ دار درخت بنایا ہے جو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے ماتحت کہ الم تر الی ربک کیف مد الظل دنیا میں روز بروز بڑھتا چلا جائے گا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خداتعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو کیا خداتعالیٰ میں یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ اس کو ساکن کر دیتا۔ اگر اس سایہ کے بڑھانے میں انسانی تدابیر کام کر رہی ہوتیں۔ خداتعالیٰ کا اس سلسلہ میں کوئی دخل نہیں تھا تو چاہیئے تھا کہ خداتعالیٰ اس کو ترقی سے محروم کر دیتا مگر فرماتا ہے بجائے اس کے کہ وہ اس کو ساکن کرتا۔ وہ اس پر دلیل بن گیا ہے۔ اور اپنی نصرتوں اور تائیدات سے اس کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے اور جس سلسلہ کو خداتعالیٰ مٹاتا نہیں بلکہ بڑھا رہا ہے اس کے سچا اور خدائی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو جن شدید ترین دشمنوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا یا جنہوں نے مسلمان شہدا کی ہتک کی تھی۔ یا جنہوں نے انگیخت کر کے مسلمانوں کو شہید کیا تھا یا شہید کروایا تھا ان میں سے بعض افراد کے متعلق اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دے دیا کہ وہ جہاں بھی مل جائیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ انہی میں سے ایک ہندہ بھی تھی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے قتل کرنے کا حکم دے دیا ہے تو وہ عورتوں میں چھپی چھپی آپ کے پاس پہنچ گئی۔ جب عورتوں کی بیعت ہونے لگی تو وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہراتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ اس وقت ہندہ اپنی جوشیلی فطرت کے ابھار کو روک نہ سکی۔ اور جھٹ بول اٹھی کہ یا رسول اللہ اب بھی ہم شرک کریں گی؟ آپ اکیلے تھے۔ اور ہم ایک زبردست قوم تھے۔ آپ اکیلے نے توحید کی آواز بلند کی۔ اور ہماری ساری قوم نے مل کر آپ کے مقابلہ میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیہ کیا۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ ہوا۔ اور اس مقابلہ میں ہم نے سارا زور صرف کر دیا۔ مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے اور آپ بڑھتے چلے گئے۔ ہم ہارتے چلے گئے اور آپ جیتتے چلے گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی۔ تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ آپ ہمارے مقابلہ میں جیت جاتے۔ آپ کا ہمارے مقابلہ میں اکیلے ہوتے ہوئے جیت جانا

ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارے بت بالکل بیکار ہیں اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا پر حکومت ہے جس نے آپ کی مدد کی اور ہم سب کو آپ کے مقابلہ میں شکست دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ ہے! ہندہ بھی جانتی تھی کہ اسلام کی حکومت صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہے اس نے کہا ہاں ہندہ ہوں گو مسلمان ہندہ۔ اب آپ کا وہ زور مجھ پر نہیں چل سکتا جو پہلے چل سکتا تھا کیونکہ اسلام سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے تو الٰہی مدد کا ہونا ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ شخص راستباز ہے اور الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن قوم کی پشت پر آ جاتا ہے اور اس کے سایہ لیجئے تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کونسی قوم ترقی کرے گی ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے پس کوشش کرو کہ تمہارا خدا تمہیں اور تمہاری اولادوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ممتاز سایہ بنا دے اور تمہیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو ہمیشہ قائم رکھنے اور اس کو آگے سے آگے بڑھانے کا موجب بنو تاکہ شمس والی دلیل ہمیشہ قائم رہے اور تمہارے لئے الٰہی نصرتیں ظاہر ہوتی رہیں اور انسانی تدابیر تمہارے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام رہیں۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میں تقریباً پانچ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہوں تمام بھائی بہنیں میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ دامتہ القیوم اہلیہ میجر غلام محمد اقبال صاحب بنت میاں معراج الدین صاحب گجر مرحوم

۲۔ میرے بڑے بھائی عبدالحیٔ صاحب ناصر کو دماغی عارضہ کا دوبارہ حملہ ہوا ہے اب پہلے سے کافی افاقہ ہے کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے
عبداللطیف احمدیہ مسجد منٹگمری۔

۳۔ میرے والد صاحب کی جو کہ بیرونی ممالک میں گئے ہوئے ہیں صحت کچھ خراب رہتی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ناصر احمد کیمیا کٹ۔)

کینیڈا میں تبلیغ اسلام

مختلف اصحاب سے ملاقاتیں۔ اخبارات میں اسلام اور احمدیت کا ذکر

[illegible]

گزشتہ ماہ مجھے دریائے ڈیٹرائٹ کے پار کینیڈا جانے کا موقع ملا۔ ایک میل لمبی سرنگ دریائے ڈیٹرائٹ میں سے گزر کر کینیڈا جاتی ہے اس میں بس کے ذریعے سفر کر کے ونڈسر پہنچا یہ چھوٹا سا مگر خوبصورت قصبہ ہے یہاں کے مقامی اخبار ونڈسر سٹار کے ایڈیٹر سے ملاقات کی ڈیڑھ گھنٹہ اسلام احمدیت کی تحریک، رہائی وفات مسیح اور تثلیث اور توحید پہ گفتگو ہوتی رہی ۲۱ر جون کی اشاعت میں یہ اخبار میرے انٹرویو کا خلاصہ دیتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"احمدیہ تحریک کی بنیاد احمد قادیانی کے ہاتھوں پڑی انکی وفات ۱۹۰۸ میں ہوئی اور انھیں ان کے پیرو مسیح مانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسی تحریک کے ایک مبلغ مسٹر صوفی نے کہا اگر انگریزی بولنے والی اقوام کو دوستوں کی احتیاج ہے تو اس کا بہترین دوست اور سہارا اسلام ہی ہے۔۔۔ ہم سارے عالم میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً دین کی روح پھونکنا چاہتے ہیں۔۔۔ مارکسزازم کے ماننے سے خدا تعالیٰ پر ایمان ترک کرنا پڑتا ہے"

یہاں سے میں ایک اور شہر سڈنی پہنچا یہ ایک خاصہ بڑا اور بہت صاف ستھرا اور پاکیزہ صنعتی شہر ہے آبادی ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے یہاں کے مقامی اخبار کے ایڈیٹر سے کچھ گفتگو رہی انھیں ٹیچنگز آف اسلام کی ایک جلد دی۔ انھوں نے خواہش کی کہ ہمیں ملن سے دوبارہ واپسی پر ملوں یہاں سے میں ٹورنٹو پہنچا یہ شہر جھیل انٹاریو کے کنارے پر آباد ہے آبادی قریباً سترہ لاکھ ہے بہت بڑا تجارتی اور صنعتی مرکز ہے یہاں احمدی دوستوں سے ملاقات ہوئی نیز مسلم سوسائٹی کے صدر اور سیکرٹری سے ملا۔ صدر عاصم آفندی کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا اور شام ایک نو مسلم کے ہاں گزاری ان کے کینیڈین عیسائی دوست مختلف سوالات کرتے رہے جب میں نے تثلیث کی تاریخی حیثیت بمقابلہ عقیدہ توحید پر بحث کی تو وہ بے اختیار بول اٹھے آپ نے عیسائیت کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔ ان کی اہلیہ نے کہا اب تثلیث ختم ہو چکی ہے عیسائی صرف باپ خدا اور بیٹا خدا کا ذکر کرتے ہیں روح القدس کا نام نہیں لیتے میں نے کہا ایک۔ تو زمانہ کا شکار ہوا دوسرا کشمیر میں مدفون۔ باقی ایک ہی رہ گیا ایک صاحب نے اسلام میں ممانعت سود پر اعتراض کیا اور کہا کہ اس پر عمل ناممکن ہے۔ میں نے ان سے جب یہ کہا کہ مسلمانوں نے ہزار برس متواتر دنیا کے وسیع حصے میں بغیر سود کے تجارت کی ہے تو وہ بہت حیرت زدہ ہوئے

ٹارنٹو کے چوٹی کے اخبار گلوب اینڈ میل (GLOBE & MAIL) کے ایڈیٹر امور مذہبی سے ہاف گھنٹہ ملاقات رہی انھوں نے بڑی سنجیدگی سے سوالات کئے اور ہر جواب پر شرح صدر سے اطمینان کا اظہار کیا ۳۰ر جون کے اخبار میں اس ملاقات کا مفصل ذکر ہے

اسلام اور عیسائیت کا تقابل کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے:

"مسٹر صوفی کا کہنا ہے کہ اسلام ہی فقط ایسا دین ہے جو بیرونی خطرے کے مقابل دفاعی تیاری کی اجازت دیتا ہے خواہ مقابلہ میں ایٹم بم ہی کیوں نہ تیار کرنا پڑے۔

عیسائی اکثر دوسرا رخسار پیش کرنے کا پرچار کرتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے اور جنگ کے بارے میں طرح طرح کے متضاد اعلان کرتے رہتے ہیں

آزادی انسان کی بہترین دوست ہے اور ہر قسم کے خطرات کے خلاف اس کی حفاظت ضروری ہے اگر حملہ آور دشمن سے ایٹم بم کا خطرہ ہے تو ہمیں مقابلے میں بڑا ایٹم بم تیار رکھنا چاہیئے۔"

آگے چل کر اخبار مذکور لکھتا ہے کہ:

"سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۵ میں حضرت مرزا غلام احمد نے رکھی۔ آپ نے قرآنی تعلیم کی وضاحت میں ۸۴ کتب تصنیف فرمائیں آپ کے پیروؤں کی اکثریت ایشیا اور افریقہ میں پائی جاتی ہے لیکن انگلستان اور یورپ میں بھی ان کے مرید موجود ہیں۔ امریکہ میں ان کی تعداد کئی ہزار ہے وہاں ان کی چار مسجدیں ہیں۔

آپ کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی جماعت کے منتخبہ امام ہیں ان کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان میں ہے بقول مسٹر صوفی اس وقت قریباً دو صد مبلغ اسلام کی تبلیغ میں کوشاں ہیں ان کا کہنا ہے کہ اسلام کے شمالی امریکہ میں کامیابی کے بہت امکانات ہیں کیونکہ مذہبی اثر کے اعتبار سے عیسائیت کا دائرہ صرف گرجا کے خدام اور ضعیف عورتوں تک محدود ہے اس کے مقابلہ پر اسلام دورحاضر کا دین ہے جو ایک قابل عمل سوشل اقتصادی نظام پیش کرتا ہے جو آج کل کے تمام سوشل امتیازات کا علاج ہے اور کمیونزم کا جواب ہے اس کا بہترین اور محیط ضابطہ انسانی حیات کے انفرادی قومی اور بین الاقوامی دائروں کے لئے اعلیٰ قوانین کا حامل ہے اور اس کے برعکس بائیبل کے "دس احکام" پیچ دار مسائل حاضرہ کو ہرگز حل نہیں کر سکتے قرآن صاف طور پر اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ تمام انسان بھائی بھائی ہیں اور تورات کو صرف بنی اسرائیل کی خاطرداری ہی منظور ہے عیسائیت لفظاً انسانی مساوات کی حامی ہے لیکن اس کے پیرو اکثر غیر سفید اقوام کے حقوق تلف کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں گو ان کو اپنے چرچ میں شمار بھی کئے رکھتے ہیں۔ اسلام خدائے واحد کا ایک واضح پیغام رساں ہے برعکس اس کے عیسائیت انسانی اختراع کردہ تثلیث پیش کرتی ہے جو حضرت عیسےٰ کی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔

بقول ان کے اسلام کے عقائد یہ ہیں:۔
خدا تعالیٰ واحد لاشریک ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ محمد افضل الرسل ہیں جو اسرائیلی انبیاء موسیٰ اور عیسےٰ کی تصدیق کرتے ہیں قرآن خدا تعالیٰ کا کلام اور آسمانی قانون شریعت ہے اور مرنے کے بعد حیات کا دور ہے اس لئے انسان کو دائرہ اخلاق کے اندر زندگی بسر کرنا چاہیئے۔"

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا سعید اللہ عمر تقریباً چودہ سال رنگ گندمی جسم دبلا پتلا ۲۷ر کو گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے جس دوست کو علم ہو وہ براہ کرم چوہدری خلیل احمد صاحب الفا میڈیکل سٹور کچہری بازار لائل پور کے پاس پہنچا دیں یا اطلاع کر دیں اگر عزیز خود پڑھے تو فوراً گھر آ جائے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا
عنایت اللہ حصاری
مسجد احمدیہ سول کوارٹرز لیہ ڈور

درخواست دعا

میرے بہنوئی کرنل نصیر احمد شاہ فوجی خدمات پر ایک سال کے لئے ماہ اگست کو کانگو روانہ ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس لائے۔ (عبد اللطیف خان دارالضیافت ربوہ)

عزیز ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن کی وفات

(از محترم حاجی محمد دین صاحب تہالوی درویش قادیان)

عدن سے مورخہ ۷ر جولائی ۶۲ء کو تار موصول ہوا کہ میرا پیارا اور خدمت گزار بیٹا عزیز ڈاکٹر محمد احمد وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرا دل بہت محزون اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر راضی ہوں سہ

"بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

عزیز ڈاکٹر صاحب کچھ عرصہ سے بیمار تھے اور اسی کی اطلاعات مل رہی تھیں لیکن یہ خدشہ نہ تھا کہ وہ اس قدر جلد اپنے بوڑھے اور ضعیف والد اور پیارے اہل وعیال کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے جائیں گے۔ خیرا مرضیٔ مولیٰ بر ہمہ اولیٰ۔

عزیز ڈاکٹر محمد احمد میری پہلی بیوی حسین بی بی صاحبہ مرحومہ کے بطن سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کے اواخر میں پیدا ہوئے حضور اقدس علیہ السلام نے ہی ان کا نام محمد احمد رکھا ان کی ابتدائی تعلیم ہمارے وطن مالوف موضع تہال ضلع گجرات میں ہوئی۔ مڈل کھاریاں سے پاس کیا۔ میٹرک قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پاس کیا اور میڈیکل کالج امرتسر میں ڈاکٹری کی تعلیم پائی۔ جب انہوں نے ڈاکٹری کا امتحان دینا تھا تو اسہال اور سخت پیچش میں مبتلا ہو گئے۔ ان کے اساتذہ نے کہا کہ تم بہت نحیف اور کمزور ہو گئے ہو اور امتحان دینے کے قابل نہیں آئندہ سال امتحان دے لیا جائے گا۔ لیکن میرے عزیز بچے نے جواب دیا کہ میں ایک غریب باپ کا بیٹا ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ایک سال مزید باپ کے لئے مالی بوجھ کی ذمہ داری ڈالوں۔ بلکہ اپنے والد صاحب کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ عزیز نے اس حالت میں امتحان دیا کہ دفع حاجت کے لئے پاٹ پاس رکھا ہوا تھا اور مجھے روزانہ دعا کے لئے لکھتا رہا۔ میں نے لکھا کہ بیماری کی حالت میں میں امرتسر آکر تیمارداری کرتا ہوں۔ لیکن عزیز نے لکھا کہ آپ امرتسر نہ آئیں۔ کیونکہ اس طرح مجھے آپ کی طرف توجہ رہے گی۔ اور امتحان کا حرج ہوگا۔ آپ پُر سوز دعاؤں سے امداد فرمائیں۔ جب ان کا آخری پریکٹیکل کا پرچہ تھا تو انہوں نے مجھے امرتسر آنے کے لئے لکھا۔ جب میں کالج پہنچا تو وہ آخری پرچے سے فارغ ہو چکے تھے۔ چنانچہ میں ان کو اپنے ساتھ وطن لے آیا۔ آخری پریکٹیکل کے پرچہ میں ان کو اپنا خون ٹیسٹ کرنے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے اپنی انگلی میں بار بار سوئی چبھوئی لیکن ان کی انتہائی کمزوری کی وجہ سے خون کا کوئی قطرہ نہ نکلا۔ آخر بڑی مشکل سے ایک دو قطرے نکالے گئے اور انہوں نے اس میں سے جراثیم گن کر بتائے ان کو بیماری کی وجہ سے امتحان میں ناکامی کا خدشہ تھا۔ میں نہایت سوز وگداز سے دعاؤں میں مصروف رہا۔ بالآخر تار کے ذریعہ کامیابی کی اطلاع ملی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد مشرقی افریقہ میں چلے گئے وہاں پر حسب الخواہ کام نہ چلا یا میں اس بے سروسامانی اور پریشانی میں دعاؤں پر زور دیتا رہا۔ چنانچہ وہاں سے محترم ڈاکٹر لال دین صاحب نے عدن بھجوا دیا۔ یہاں پر ایک عرصہ سے نہایت کامیابی سے اپنا ڈاکٹری کا کام چلا رہے تھے بفضلہ تعالیٰ ان کی آمدنی ہزاروں روپے ماہوار تک پہنچ گئی۔ عدن میں ان کو چوٹی کا ڈاکٹر سمجھا جاتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کو حضرت اقدس علیہ السلام کے مقدس خاندان سے بہت عقیدت اور محبت تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ پر خاص طور پر شفقت فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کی بیماری کے پیش نظر مشہور حب جند مبلغ پچاس روپیہ کی خرید کر بھجوائی۔ حضرت سیدی مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی خاص طور پر ڈاکٹر صاحب پر نظر شفقت رکھتے اور ان کی بہبود وبہبود کے متعلق پوری پوری دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ اپنے ایک خط مورخہ ۳۱؍۱؍۵۹ء میں خاکسار کے نام تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ عزیز ڈاکٹر محمد احمد لاہور پہنچ گئے ہیں وہ الحمدللہ خیریت سے ہیں اور ربوہ جانے کے بعد قادیان جانے کی بھی کوشش کریں گے۔ وہ ہر طرح خیریت سے ہیں۔ مجھے پرسوں دفتر میں آکر ملے تھے۔ مگر اب ان کے چہرہ پہ مجھے گذشتہ کی طرح زیادہ جوانی کے آثار نظر نہیں آئے"

ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ بھی عزیز ڈاکٹر محمد احمد کے گہرے اور قریبی تعلقات رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سلسلہ کی خدمات بجالانے میں بہت مستعد تھے فضل عمر ہوسٹل میں ایک کمرہ کی قیمت ادا کی۔ مہمان نوازی کی صفت آپ میں بہت نمایاں تھی۔ جب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین سفر یورپ کے دوران میں عدن سے گزرے تو ان کو خاص طور پر اپنے پاس ٹھہرا کر ان کی مہمان داری کی۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو ولایت جاتے ہوئے عدن اپنے پاس ٹھہرا کر اپنے اخلاص ومحبت اور عقیدت کا ثبوت دیا۔

تقسیم کے بعد عزیزی ڈاکٹر صاحب ۱۹۵۵ء میں ملنے کے لئے قادیان آئے اور دو دن قادیان اقدس میں قیام کیا۔ مجھے کہنے لگے کہ آپ خوردسالہ بچوں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرکے بطور درویش قادیان میں مقیم ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی قربانی کو ضرور قبول فرمائے گا اور وہ کام جو قادیان میں قیام کی وجہ سے ادھورے اور بغیر نگرانی کے پڑے ہوئے ہیں اپنے فضل سے بخیر وخوبی سر انجام دے گا۔ کیونکہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے درویشی کے عہد سعادت کو گزار رہے ہیں جب آپ واپس پاکستان جانے لگے تو امرتسر تک میں ساتھ گیا۔ بوقت رخصت میں بھی اشکبار تھا اور ڈاکٹر صاحب بھی آبدیدہ تھے۔ اس کے بعد وہ ربوہ گئے جہاں ابھی شہر تعمیر نہ ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے باوجود رہائشی دقتوں کے خیموں میں قیام کیا۔ اور تہال۔ کھاریاں اور دیگر مقامات سے ہوتے ہوئے واپس عدن لوٹ گئے۔

میری مالی حالت اچھی نہ تھی لیکن عزیز ڈاکٹر صاحب نے اپنی دوسری والدہ اور بہنوں اور بھائیوں کی خدمت اور گزر اوقات کے لئے ہمیشہ فراخدلی اور محبت کا ثبوت دیا۔ ڈاکٹر صاحب نماز اور دیگر ارکان اسلام کے پابند تھے اور جمعہ کی نماز میں شمولیت کے لئے عدن سے شیخ عثمان جہاں پر احمدی جماعت قائم ہے باقاعدہ وہ جاتے تھے۔

۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر صاحب نے مجھے حج کے لئے بلایا اور میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا محمد سلیم صاحب کی معیت میں فریضہ حج ادا کیا۔

۱۹۶۰ء میں عزیز ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو عدن آنے کی دعوت دی اور پاسپورٹ وغیرہ کا بھی خود ہی انتظام کیا ان کی خواہش تھی کہ ایک تو ان سے ملاقات ہو جائے گی اور دوسرے ان کی والدہ مرحومہ کی طرف سے حج بدل کرایا جا سکے گا لیکن پاسپورٹ دیر سے تیار ہوا اس لئے میں حج نہ کر سکا۔ تاہم بذریعہ ہوائی جہاز عدن پہنچ گیا۔ ہوائی سفر کے جملہ اخراجات عزیز ڈاکٹر صاحب نے ادا کئے اور عدن میں چند ماہ قیام کرکے درویشی کے فرائض ادا کرنے کے لئے قادیان دارالامان لوٹ آیا۔ بوقت رخصت عزیز ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مجھے ایک ہزار روپیہ دیا اور ان کے دوسرے بھائی عزیز سلطان احمد نے پانچ سو روپیہ دیا۔ ہوائی اڈہ تک ڈاکٹر صاحب اور دوسرے سارے عزیز مجھے رخصت کرنے کے لئے آئے مجھے کیا معلوم تھا کہ میری ڈاکٹر صاحب سے آخری ملاقات ہے۔ خدا تعالیٰ عزیز مرحوم کو اپنی بے پایاں رحمت اور فضل سے نوازے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جوار میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔

عزیز ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیچھے ایک بیوہ عزیزہ کلثوم بیگم اور ایک دعاگو اور غمزدہ باپ کو چھوڑا ہے۔

ان کا ہونہار لڑکا عزیز فضل احمد سلمہ اللہ تو بھی ولایت سے ڈاکٹری کی بڑی ڈگری حاصل کرکے اب کامیابی سے پریکٹس کر رہا ہے۔ گزشتہ سال اس کی شادی مشرقی افریقہ میں مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب افریقی کے ہاں ہوئی۔ اور عدن سے برات بذریعہ ہوائی جہاز مشرقی افریقہ گئی۔ گو عزیز ڈاکٹر محمد احمد صاحب کو اس شادی کے نتیجہ میں مزید خوشیاں دیکھنی نصیب نہ ہوئیں لیکن میرا محسن ومہربان خدا انشاءاللہ ان کو جنت نعیم میں اپنی رحمت خاصہ سے نوازے گا۔ اور ان کی اولاد اور لواحقین کو اپنی خاص نعمتوں اور برکتوں سے متمتع کرے گا۔ اور ہم بے کسوں کا حقیقی سہارا اور ہمارے دکھوں کا مداوا اس محسن حقیقی کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

ضار اللہ کے اعلانات

بعض اہم تربیتی امور

حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

از باجماعت :- نیکی کے متعلق نماز کے موثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا اللہ تعالیٰ کی ھاکر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳)

سلامی شعار داڑھی : حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

الناس علی دین ملوکہم۔ شروع شروع میں مسلمان آئے تو ہندوؤں نے بھی داڑھیاں لی تھیں مگر جب انگریزوں کا زمانہ آیا تو داڑھی منڈوانا شروع کر دی چھوٹے کوٹ پہننے شروع کر دیئے۔ ب اسلام غالب آئے گا تو ہر انسان اس بات میں فخر محسوس کرے گا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے'

(تقریر کوئٹہ ۸/۸/۴۸ ء)

سلامی شعار پردہ : حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل ں شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے اگر کسی چیز کو خیانت سے نا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو عزور وہ چیز تباہ ہو گی اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد اور عورت کو الگ الگ رکھ کر ٹھوکر سے لیا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں خود کشیاں دیکھیں بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔ (ملفوظات حصہ اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

طاعت : خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا اگر ہم گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں یا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے محسن بندوں کو بطور نعمت کے عطا سے دراصل یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کو چھوڑنے سے سرے کو چھوڑنا لازم آجاتا ہے (شہادۃ القرآن ص۸۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

سچائی :- یہ تاعدہ کی بات ہے کہ جو تاجر اچھے اصولوں پر چلتا ہے اور راستبازی اور نتداری کو ہاتھ سے نہیں دیتا اگر وہ ایک پیسہ سے بھی تجارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک یسہ کے بدلے لاکھوں روپے دے دیتا ہے (ملفوظات حصہ اوّل ص۳۶۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

تمباکو :- "تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے ردہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے

(فتاوی۔ بحوالہ بدر ۲۴/۱۹۰۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

تعلیم : میری یہ باتیں اس لئے ہیں تا کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔

(ملفوظات حصہ اوّل ص۶۸)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ دین۔ سکندر آباد دکن

خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنے والے مخلصین

فہرست نمبر ۶۶

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے نام تحریر کئے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

۲۶۷	محترمہ رحمت بی بی صاحبہ والدہ ڈاکٹر عمر الدین صاحب ایم بی بی ایس شیخوپورہ شہر	۱۵۰-۰۰ روپے
۲۶۸	محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۱۵۰-۰۰ "
۲۶۹	مکرم حاجی محمد عبید اللہ صاحب بہاول نگر (ریاست بہاولپور)	۱۵۰-۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے، ان کی فہرست درج ذیل ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

نوٹ: پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

نمبر شمار	نام	روپے
۳۹۱	احباب جماعت احمدیہ رالولپنڈی کا بذریعہ مکرم ملک عبد المغنی صاحب	۲۰-۰۰
۳۹۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد العزیز صاحب چک ۵۸ ر.ب گھکڑ ضلع لائل پور	۵۰-۰۰
۳۹۳	احباب جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان	۲۰-۹
۳۹۴	مکرم سید سہیل احمد صاحب ڈھاکہ	۳۴-۰۰
۳۹۵	احباب جماعت احمدیہ جھنگ صدر بذریعہ مکرم ماسٹر علی محمد صاحب	۱۲۱-۷۵
۳۹۶	مکرم مرزا دلاور حسین صاحب چک ۸۴/۸ بہاولپور	۵-۰۰
۳۹۷	" نعیم احمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی ڈرگ روڈ کراچی	۱۰-۰۰
۳۹۸	" مستری عبد الرحمن صاحب نبی سر روڈ تھر پارکر سندھ	۵-۰۰
۳۹۹	احباب جماعت احمدیہ ہنگہ ۱۸ ضلع گجرات بذریعہ مکرم عبد المجید صاحب	۴۵-۳۷
۴۰۰	احباب جماعت احمدیہ چک ۳۹/ ح.ب ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم غلام محمد صاحب معلم	۲۰-۰۰
۴۰۱	مکرم غلام محمد صاحب صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری	۱۲-۰۰
۴۰۲	مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب چک ۳۵ ج.ب ضلع لائل پور	۵-۰۰
۴۰۳	احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم ماسٹر حاکم علی صاحب	۲۳-۵۰
۴۰۴	" " " نیلہ گنبد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب	۸۱-۶
۴۰۵	" " " ملکوال ضلع گجرات بذریعہ مکرم حاجی اللہ دتہ صاحب	۱۰-۰۰
۴۰۶	" " " ملکوال " " ماسٹر غلام احمد صاحب	۱۰-۰۰
۴۰۷	مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ شہر	۱۵-۰۰
۴۰۸	مکرم ملک محمد دین صاحب " "	۱۰-۰۰
۴۰۹	مکرم چوہدری محمد مدد علی صاحب " "	۱۰-۰۰
۴۱۰	محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ " "	۵-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم رانا محمد خاں صاحب جوہر آباد ضلع سرگودھا کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ جولائی ۶۲ء بروز جمعۃ المبارک دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت محمد احسن تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری محمد منشی خاں صاحب آف سرڈعہ حال چک ۶۲ شہباز پور ضلع لائل پور کا پوتا اور مکرم چوہدری اخلاص خاں صاحب آف سرڈعہ حال چک ۲۶ احمد آباد ضلع گجرات کا نواسہ ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرما دے نیک و خادم دین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ثم آمین۔ (چوہدری عبد الکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

افغانستان سے سفارتی اور تجارتی تعلقات کی بحالی کا قوی امکان

صدر ایوب سے دوسری ملاقات کے بعد شاہِ ایران واپس کابل پہنچ گئے

کابل یکم اگست۔ پاک افغان تعلقات بہتر بنانے کے سلسلہ میں شاہ ایران کل صدر ایوب سے طویل ملاقات کے بعد کابل واپس پہنچ گئے۔ ایرانی وزیر خارجہ بھی شہنشاہ کے ہمراہ تھے صدر ایوب سے شاہ ایران کی ملاقات چار گھنٹے جاری رہی۔ خیال ہے کہ اب کابل میں شاہ افغانستان سے بات چیت کے بعد شاہ ایران کی موجودہ مساعی کے ٹھوس نتائج برآمد ہوں گے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق اب پاکستان اور افغانستان کے درمیان سفارتی اور تجارتی تعلقات کی بحالی کے امکانات بڑے روشن نظر آتے ہیں۔

شاہ رضا شاہ پہلوی کل صبح ساڑھے نو بجے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اترے جہاں سے وہ صدر کے ہمراہ ایوان صدر روانہ ہو گئے اور وہاں پہنچتے ہی شاہ اور صدر ایوب نے پاک افغان تعلقات پر بات چیت شروع کر دی تھی کچھ دیر بعد ایران کے وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام، پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی اور پاکستان کی وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر ایم ایم احمد وزارت مواصلات کے سیکرٹری اور ریلوے کمشنر بھی بات چیت میں شریک ہو گئے۔ ان مذاکرات میں وزارت تجارت کے نمائندہ کی موجودگی کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی راستے کھولنے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ شاہ ایران کی مصالحتی کوششوں کا ایک بڑا مقصد پاکستان کے راستے افغانستان کی تجارت بحال کرنے کے امکانات کا جائزہ لینا بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افغانستان پہلے کی طرح دوبارہ پاکستان کے راستے تجارتی سامان درآمد اور برآمد کرنا شروع کر دے گا۔ سفارتی تعلقات ٹوٹنے کے بعد پاک افغان سرحد بند ہونے سے افغانستان کی بیرونی تجارت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ کل صدر ایوب سے شاہ ایران کی بات چیت ڈیڑھ بجے تک جاری رہی اس کے بعد صدر نے شاہ کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔

شہنشاہ ایران ساڑھے پانچ بجے شام کابل واپس روانہ ہوئے جس کے بعد فارن سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ راولپنڈی میں شاہ کی آمد ان کے سابق دورے کے سلسلہ کی کڑی تھی شہنشاہ ایران کی کوشش یہ ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات بہتر ہو جائیں۔ دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات پھر قائم کر دئے جائیں اور پاکستان کے راستے افغانستان کی تجارت دوبارہ شروع کر دی جائے مسٹر دہلوی نے بتایا کہ اسی سلسلہ میں شاہ محمد رضا پہلوی کابل میں شاہ ظاہر شاہ سے ملاقات کے بعد صدر ایوب سے مشورہ کے لئے کل پنڈی تشریف لائے تھے چنانچہ صدر نے افغانستان سے سفارتی تعلقات کی بحالی کے لئے پاکستان کی خواہش کا اعادہ کیا۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ شاہ ایران کی کوششیں کامیاب ہوں گی۔

جب یہ پوچھا گیا کہ آیا شاہ ایران پھر پنڈی آئیں گے تو فارن سیکرٹری نے کہا "میرا خیال ہے ایسا نہیں ہو گا" فارن سیکرٹری مزید سوالات ٹال گئے۔ شاہ ایران کو صدر ایوب، مرکزی وزراء، ارکان پارلیمنٹ، بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور اعلیٰ سول و فوجی افسروں نے الوداع کہی۔

یاد رہے شاہ ایران نے اس مہینے کے اوائل میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان مصالحت کرانے کی پیش کش کی تھی۔ وہ ۲۶ جولائی کو کابل پہنچے تھے جہاں انہوں نے شاہ افغانستان سے ملاقات کی کل وہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کو معمول پر لانے کے سلسلہ میں پھر پنڈی آئے اور صدر ایوب سے چار گھنٹے کی ملاقات کے بعد افغان فرمانروا سے مزید بات چیت کے لئے کابل پہنچ گئے۔

افغانستان نے پچھلے سال پاکستان سے سفارتی تعلقات منقطع کئے تھے افغانستان نے پاکستان کے راستے اپنے تجارتی سامان کی نقل و حمل کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا تھا جس سے افغانستان کی معیشت کو بڑا نقصان تھا۔ بعد میں پچھلے سال امریکہ نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کی تھی اور افغانستان کے لئے امریکہ کا جو سامان پاکستان میں پڑا ہوا تھا اسے قبول کرنے کے لئے افغانستان نے اپنی سرحدیں کھولنا منظور کر لیا تھا۔

کرنل محمد یوسف کا نیا عہدہ

راولپنڈی یکم اگست۔ کوئٹہ کے سابق کمشنر لیفٹیننٹ کرنل محمد یوسف کو وزارت امور کشمیر کا جوائنٹ سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ آج یہاں اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیں گے کرنل یوسف اس سے پہلے بھی وزارت امور کشمیر کے جوائنٹ سیکرٹری اور حکومت آزاد کشمیر کے مشیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ حال ہی میں آپ کو ہائی کورٹ کے فل بنچ نے مسٹر علی نواز گردیزی کی بیوی کو سارہ دینا کے کو دو غلانے کے الزام سے بری کر دیا ہے۔ مقدمے کے دوران آپ رخصت پر رہے

جنوبی امریکہ کی ریاست کولمبیا میں زلزلہ سے سینکڑوں افراد ہلاک و مجروح

نہریں اور سڑکیں ٹوٹ گئیں بیسیوں عمارتیں منہدم

بوگوٹا یکم اگست جنوبی امریکہ کی ریاست کولمبیا میں کل شدید زلزلہ آیا جس کے باعث زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ زلزلہ کے باعث سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے زلزلہ سے پیریرا کے علاقہ میں ایک فیکٹری کی بالائی منزل تباہ ہو گئی جس سے دو سو خواتین دب گئیں۔ ان کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور کہا جاتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک نچلی منزل میں پناہ لینے میں کامیاب ہو گئی ہوں گی۔ امدادی پارٹیاں اس فیکٹری میں دبے ہوئے کارکنوں کو جلد از جلد ملبہ سے نکالنے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہی تھیں۔ اے ایف پی کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ زلزلہ کے جھٹکے کوئی ایک منٹ تک محسوس کئے گئے جن کے دوران کئی دیہات اور کلیساؤں اور ٹاؤن ہالوں کی عمارتیں یا تو منہدم ہو گئیں یا انہیں سخت نقصان پہنچا۔ ملک کے مغربی حصہ میں زلزلہ کے جھٹکوں سے شدید نقصان پہنچا۔ ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ بوگوٹا اور ملک کے مغربی حصہ کے شہروں کا مشرقی کولمبیا کے کئی شہروں سے ٹیلی فون کا رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ ایجنسی فرانس کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ زلزلہ کے باعث کئی نہریں اور سڑکیں ٹوٹ گئیں۔ بجلی گھروں کی عمارتوں اور کئی دو ... [illegible] تباہ ہو گئیں

لجنہ اماءاللہ کیلئے

الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کی طرف سے انعام

الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ایسی لجنات کو جو تذکرۃ الشہادتین میں اول دوم آئیں گی انہیں کمپنی کی طرف سے انعام دیا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ اس ممبر نے کتاب قیمتاً خرید کر پڑھی ہو۔

اول انعام۔ آئینہ کمالات اسلام مجلد مالیتی ۱۰/- دوم انعام چشمہ معرفت مجلد مالیتی ۵/-

تذکرۃ الشہادتین ہمارے ہاں سے ۵۰ نئے پیسے میں دستیاب ہو سکتی ہے۔

مینیجنگ ڈائرکٹر الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۰۰ — ۵	۴۵ — ۷	۱۵ — ۶	۰۰ — ۹ بجے صبح
۲	۳۰ — ۷	۳۰ — [illegible]	۰۰ — ۱۱	۰۰ — ۲ بجے دوپہر
۳	۳۰ — ۱۰	۴۵ — ۲	۴۵ — ۳	۰۰ — ۷ بجے شام
۴	۱۵ — ۱۲	۴۵ — ۵		
۵	۱۵ — ۳	۴۵ — ۷		
۶	۱۵ — ۶	۳۰ — ۱۰		

بکنگ کیلئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔ (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

کمیونسٹوں اور غیر ملکی ایجنٹوں سے ہوشیار رہئیے۔ صدر ایوب کا انتباہ

ملک کو حقیقی اور صحیح قسم کی جمہوریتوں کی ضرورت ہے ——— آئین میں بنیادی تبدیلیوں کی مخالفت

جناب ایکسپریس صدارتی کیمپ ۲ر اگست صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے قومی ترقی کے لئے سیاسی استحکام امن و امان اور صحت مند نظم و نسق کی ضرورت پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ ملک کو حقیقی اور صحیح قسم کی جمہوریت کی ضرورت ہے اور صرف نظم و نسق ہی عوام کی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔ صدر نے لوگوں کو کمیونسٹوں ان کے ہمسفروں اور غیر ملکی ایجنٹوں کی سرگرمیوں سے ہوشیار رہنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے آئین میں بنیادی تبدیلیوں کی مخالفت کی۔ تاہم انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ آئین میں ایسی تبدیلیاں ضرور ہونی چاہئیں جو ملک و قوم کے مفاد کے لئے ناگزیر ہوں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ایسی سیاسی جماعتوں کی ٹھوس اصولوں پر تشکیل کی حمایت کی جن کے سامنے قوم کا مفاد ہو۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ آئندہ تین سال بڑے نازک ہیں۔ اگر لوگ ملک کو مضبوط اور خوشحال بنانا چاہتے ہیں تو انہیں نظم و ضبط کی پابندی اور ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ انقلاب کے بعد جو صحت مند ماحول پیدا ہو گیا ہے وہ اگر آئندہ دس سال تک برقرار رہے تو پاکستان اس قدر طاقتور ہو جائے گا کہ وہ ہر بیرونی حملہ کا مقابلہ کر سکے گا۔

سربراہ مملکت کل جناب ایکسپریس کے ذریعے "رابطہ عوام" کی مہم پر روانہ ہوئے کل آپ نے سرگودھا۔ لائلپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ گوجرہ اور خانپور ریلوے سٹیشنوں پر عوامی اجتماعات سے خطاب کیا۔ صدر کا استقبال کرنے والوں میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان بنیادی جمہوری اداروں کے ممبر اور ہزاروں مقامی شہری شامل تھے۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اپنی "رابطہ عوام" کی مہم پر کل صبح جب سرگودھا پہنچے تو یہاں کے لوگوں نے بڑی گرمجوشی سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ ریلوے سٹیشن کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ لوگ صبح سویرے ہی ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو گئے تھے۔ صدر مملکت نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو سیاستدان دستور کے بنیادی اصولوں کو سبوتاژ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کا پوری طرح مقابلہ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا مشرقی پاکستان میں بعض وطن دشمن عناصر نے آئین کو ناقص قرار دیا ہے۔ حالانکہ موجودہ آئین خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ انسانوں کی تخلیق ہے یہ آئین لچکدار ہے اس میں ترمیم کی جا سکتی ہے اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اسے ڈھالا جا سکتا ہے۔ صدر ایوب نے مشرقی پاکستان کے نو لیڈروں کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں کو تخریب پسندوں سے خبردار رہنے کی تلقین کی اور کہا کہ اس بیان پر دستخط کرنے والوں میں سے بعض کمیونسٹ اور باقی تخریب پسند غدار اور غیر ملکی ایجنٹ ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مشرقی پاکستان کے نو سیاسی لیڈروں نے موجودہ آئین کو ختم کر کے نیا آئین بنانے کا مطالبہ کیا تھا۔

صدر ایوب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسے عناصر کا قلع قمع کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں جو قوم کو کھا رہے ہیں۔ آپ نے کہا "پاکستان بیرونی دشمنوں سے گھرا ہوا ہے۔ لیکن میں صرف ان دشمنوں کو خطرناک سمجھتا ہوں جو صرف ملک کے اندر موجود ہیں"۔ آپ نے "ملک کے استحکام اور سالمیت کی خاطر ایسے افراد کو ننگا کرنے" کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ بعض لوگ آئین کے خلاف پروپیگنڈا کر کے سادہ لوح عوام کو غلط راستے پر لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح وہ اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں آپ کو ایسے لوگوں سے خبردار رہنا چاہیے۔

صدر ایوب نے کہا کہ حقیقی اور صحیح جمہوریت ملک کے لئے ضروری ہے اور صرف نظم و ضبط کے ادارے ہی ترقی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے۔ صدر نے سیاسی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ نے سیاسی جماعتوں کی تشکیل کا قانون منظور کر دیا ہے۔ لیکن نئی سیاسی جماعتیں ٹھوس اصولوں پر قائم ہونی چاہئیں۔ جو پاکستان کی ترقی اور عوام کی بھلائی کو مدنظر رکھیں۔ صدر ایوب نے دستور میں ہنگامی تبدیلیوں کی مخالفت کی اور کہا کہ ایسی تبدیلیوں کا مطالبہ کرنے والے ذاتی مفاد کے پیش نظر قوم کو گمراہ کرنے اور بدنظمی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ وہ تخریب پسندوں سے خبردار رہیں۔ امن اور استحکام برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ انقلاب کے بعد جو صحت مند ماحول پیدا ہوا ہے وہ دس برس تک برقرار رہے تو ملک اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ ہر دشمن کا مقابلہ کامیابی سے کر سکے۔

جناب ایکسپریس جب ربوہ پہنچی تو ہزاروں عوام نے آپ کا بڑے جوش و خروش سے استقبال کیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے اپنے "سیلون" کا دروازہ کھولا تو عوام نے بڑی گرمجوشی سے پاکستان پائندہ باد صدر ایوب زندہ باد کے نعرے لگائے شہریوں کی طرف سے آپ کو گلدستے پیش کئے گئے اور پھولوں کی پتیاں آپ پر نچھاور کی گئیں۔ صدر مملکت نے دریافت کیا کہ اس علاقہ میں درخت کم کیوں ہیں؟ اس کے جواب میں آپ کو بتایا گیا کہ اس علاقہ میں پانی کی قلت ہے آپ نے قصبہ کے معزز افراد سے بعض امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ (نوائے وقت)

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر صدر ایوب کا استقبال

(بقیہ، صفحہ اول)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دریافت فرمایا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ممبر یونین کونسل احمد نگر نے جواباً یہ عرض کرتے ہوئے کہ حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے بتایا کہ حضور آجکل جابہ میں قیام فرما ہیں اس پر آپ نے حضرت صاحب تک سلام پہنچانے کے لئے کہا۔ ازاں بعد آپ نے ربوہ میں درختوں کی کمی پانی کی قلت اور تجربہ وغیرہ سے متعلق بعض امور دریافت فرمائے جن کے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب نے جواب عرض کئے اور ربوہ میں پانی کی خاطر خواہ سپلائی کے تعلق میں اٹھوکی سکیم کا بھی اختصار سے ذکر کیا۔

اس اثنا میں گاڑی نے وسل دی ساتھ ساتھ ہی مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی ہدایت پر اہل ربوہ کی طرف سے آپ پر بکثرت پھول نچھاور کئے۔ جونہی گاڑی حرکت میں آئی۔ اسٹیشن پر حاضر ہزاروں احباب نے نہایت بلند آواز سے "فی امان اللہ" کہا اور ایک دفعہ پھر فضا پاکستان پائندہ باد صدر مملکت زندہ باد اور ہمارا محبوب قائد زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی جب تک گاڑی پلیٹ فارم کے ساتھ ساتھ گذرتی رہی۔ صدر مملکت اپنے سیلون کے دروازے میں کھڑے ہاتھ ہلا ہلا کر اہل ربوہ کے پرجوش نعروں اور محبت و خلوص کے والہانہ اظہار کا جواب دیتے رہے۔

ضروری اعلان

بل الفضل جولائی ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ر اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر)

بقیہ لیڈر صفحہ (۲)

اغراض سے اس عذر کی بناء پر چھوڑ دئے جائیں گے۔ جو عذر آپ نے اوپر پیش کیا ہے؟

سوال یہ ہے کہ جب آپ جانتے ہیں کہ دشمن کن ہتھیاروں سے حملہ کر رہا ہے تو آپ کیوں وہی ہتھیار استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟ اگر آپ خلوص دل سے کام کریں تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ حکام آپ کی بھی وہی عزت و تکریم بلکہ اس سے زیادہ عزت و تکریم نہ کریں جتنی وہ پادریوں کی کرتے ہیں۔ آپ پادریوں سے زیادہ رعائتیں حکومت سے لے سکتے ہیں۔ اگر آپ حکومت کو یقین دلا دیں کہ آپ نیک نیتی اور خلوص سے لوگوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر آپ تو ہر وقت حکومت کو ہراساں کرنے اس کی دھجیاں اڑانے اور اس کا تیا پانچا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مٹانے کے درپے رہتے ہیں جو عیسائی پادریوں کا مقابلہ کرتی ہے اور عیسائیت کا مقابلہ عیسائی ملکوں میں جا کر کامیابی سے کر رہی ہے۔ آپ کے نزدیک تو ہر وہ اسلامی جماعت فتنہ ہے جو حکومت کی مخالفت ترک کرے اور دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہو۔ آپ کا عیسائیوں کے ذرائع اور طریق تبلیغ کا شکوہ بالکل بے جا ہے اور آپ کے عذرات سخت غیر معقول ہیں۔ اور "ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا" کی قسم کے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کو مسلمانوں کے "اعتراف شکست" کی کوئی شرم نہیں ہے آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے غیر قوموں کو اسلام پر "تلوار" کا الزام لگانے کا موقع بہم پہنچایا ہے۔ دراصل آپ کو مسلمانوں کے اسلام سے کھوئے جانے اور عیسائیت قبول کرنے کا کوئی غم نہیں ہے آپ اسکو بھی لوگوں میں حکومت وقت کے خلاف صرف پراپیگنڈہ کا ایک ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔